

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَادٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قَرَاءَةً عَلَيْهِ
وَأَنَا أَسْمَعُ، أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ سَعْدُ اللَّهِ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الدَّجَاجِيِّ قَرَاءَةً
عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ بِبَغْدَادَ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَيَّاطِ، أَخْبَرَنَا
أَبُو طَاهِرٍ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ
أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقِ الصَّوَّافِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ صَالِحِ بْنِ
شَيْخِ بْنِ عُمَيْرَةَ الْأَسَدِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَيْسَى الْحُمَيْدِيُّ.

۱۔ أَحَادِيثُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے جو فائدہ پہنچانا چاہتا پہنچا دیتا اور اگر دوسرا شخص مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا۔ جب وہ قسم کھا لیتا تو میں اسے سچا سمجھتا تھا، پس ابوبکر (الصدیق رضی اللہ عنہ) نے مجھے حدیث سنائی اور انھوں نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو بندہ بھی کوئی گناہ کرتا ہے، پھر اٹھ کر اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے اور اس کے بعد اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اُسے معاف کر دیا جاتا ہے۔“ (راوی حدیث) سفیان نے کہا: ہمیں عاصم نے حسن سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص نیک عمل

[۱] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِيِّ، عَنْ أَسْمَاءِ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيثًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ، وَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُدْنِبُ ذَنْبًا فَيَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحَسِّنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ.)) قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَيَتَبَرَّرُ

کرے، یعنی نماز پڑھے۔“

يَعْنِي يُصَلِّي.

تحقیق و تخریج: سندہ حسن

اسے ترمذی (۴۰۶، ۳۰۰۶) وقال: حدیث حسن) ابوداؤد (۱۵۲۱) ابن ماجہ (۱۳۹۵) اور نسائی (اکبری: ۱۰۲۴، ۱۰۲۵۰) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۲۴۵۴) اور ضیاء المقدسی (المختارۃ: ۸۲/۱-۸۳/۱) نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے فرمایا: ”اس حدیث کی سند حسن ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ صحیح ہے۔“ (الکامل: ۴۲۰/۱) بعض علماء نے علت قادحہ کے بغیر اس روایت کو معلول قرار دیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔

فائدہ: قسم دلانے سے مراد بعض اوقات بہت اہم احادیث پر قسم دلانا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا مقام تھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: پھر وہ زار و قطار رونے لگے، دوبارہ حدیث بیان کرنے کی کوشش کی تو پھر زار و قطار رونے لگے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے سال یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کی دعا مانگو، کیونکہ یقین (وایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز کسی بندے کو نہیں دی گئی۔“

[۲] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدَّمَشَقِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ وَهُوَ عَلَى مَنبَرٍ حَمَصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى مَنبَرٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ عَادَ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْأَوَّلِ: ((سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أُوتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِينٍ شَيْءٌ خَيْرٌ مِنَ الْعَافِيَةِ.))

تحقیق و تخریج: سندہ صحیح

اسے ابن ماجہ (۳۸۴۹) نسائی (اکبری: ۱۰۷۱، ۱۰۷۲) اور احمد (المسند: ۱/۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲) وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۹۴۸) حاکم (المستدرک: ۱/۵۲۹ ح ۱۹۳۸) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ (ثقة تابعی) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے

[۳] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَامَ

ہو: ”اے ایمان والو! تم پر اپنی جانوں کا بچاؤ ضروری ہے، تمہارے لیے اس میں کوئی نقصان نہیں اگر کوئی گمراہ ہو، بشرطیکہ تم ہدایت پر ہو۔“ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ جب ظالم کو دیکھیں، پھر اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دے۔“

فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَتْنَىٰ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ آيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (٥/ المائدة: ١٠٥) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَىٰ يَدَيْهِ يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ)).

تحقیق و تخریج: صحیح

اسے ترمذی (۲۱۶۸، ۳۰۵۷، وقال: هذا حديث حسن صحيح) ابوداؤد (۴۳۳۸) ابن ماجہ (۴۰۰۵) نسائی (الکبریٰ: ۱۰/۸۸ ح ۱۱۰۹۲) اور احمد (المسند: ۱/۵، ۷، ۹) وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۳۰۵) نے صحیح قرار دیا ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے: مسند احمد: ۱/۵، ۷، ۹، ۱۶، ۵۳)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا مجھے نفع دیتا، پھر اگر کوئی دوسرا مجھے حدیث سناتا تو میں اس سے قسم لیتا اور جب وہ قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھی کوئی گناہ کرتا ہے، پھر اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے۔“ مسعر کی روایت میں ہے: ”پھر نماز پڑھتا ہے۔“ اور سفیان (ثوری) کی روایت میں ہے: ”پھر دو رکعتیں نماز پڑھتا ہے۔“ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔“

[۴] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَسْمَاءِ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَقْتُهُ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَذْبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، قَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّيُ وَقَالَ سُفْيَانٌ: ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ.))

تحقیق و تخریج: حسن

دیکھئے حدیث سابق: ۱

امام سفیان بن سعید الثوری رحمہ اللہ نے عثمان بن المغیرہ سے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ (دیکھئے مسند ابویعلیٰ الموصلی: ۱۵)
اور امام مسعر بن کدام رحمہ اللہ اس روایت میں ان کے ثقہ متابع ہیں۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کسی محدث نے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی مگر میں نے اسے حکم دیا کہ اللہ کی قسم کھا کر کہے: اس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے سوائے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ پس مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس بندے نے بھی گناہ کیا، پھر اپنے اس گناہ کو یاد کر کے کھڑا ہو گیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔“

[۵] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ: حَدَّثَنَا أَخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: مَا حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ حَدِيثًا لَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَمَرْتُهُ أَنْ يَقْسِمَ بِاللَّهِ لَهُوَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَكْذِبُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا ذَكَرَ عَبْدٌ ذَنْبًا أَذْنِبُهُ فَقَامَ حِينَ يَذْكُرُ ذَنْبَهُ ذَلِكَ فَيَتَوَضَّأُ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لِدَنْبِهِ ذَلِكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ)).

تحقیق و تخریج: سندہ ضعیف جداً

اسے ابن عدی نے بھی اکمال فی ضعفاء الرجال (۱۱۹۰/۳) میں روایت کیا ہے۔

اس کا راوی عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید المقبری: متروک الحدیث ہے۔ (دیکھئے کتاب الضعفاء والمترکین للنسائی: ۳۴۳)
امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ نے فرمایا: ”جلسات إلى عبد الله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري وكنيته أبو عباد واستبان لي كذبه في مجلس“ میں عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید المقبری کے پاس بیٹھا، اس کی کنیت ابو عباد ہے اور ایک مجلس میں ہی مجھ پر اس کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔ (اکمال لابن عدی: ۴/۱۲۸۰ و سندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۵/۲۶۹)
امام ابو حفص عمر بن علی الفلاس رحمہ اللہ نے فرمایا: ”عبد الله بن سعيد المقبري منكر الحديث، متروك الحديث“ (کتاب الجرح والتعديل: ۵/۱۷۰ و سندہ صحیح)

تنبیہ: حدیث سابق (۴) اس سخت ضعیف روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ (نہلمہ بن عبد السلامی) سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ اپنے کسی ساتھی پر ناراضی کا اظہار کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! یہ کون ہے جس پر آپ ناراضی کا

[۶] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يَتَغَيِّظُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ هَذَا الَّذِي تَغَيِّطُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَلَمْ تَسْأَلْ عَنْهُ؟ قُلْتُ: أَضْرِبُ عَنْقَهُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَا ذَهَبَ غَضَبُهُ مِمَّا قُلْتُ ثُمَّ قَالَ: مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اظہار کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: میں اس شخص کی گردن مارنا چاہتا ہوں۔ پس اللہ کی قسم! میں نے جو کہا: اس سے ان کا غصہ جاتا رہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: محمد ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔

تحقیق و تخریج: صحیح

اسے امام نسائی (۴۰۷۸) نے یعلیٰ بن عبید کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند میں سلیمان بن مہران الاعمش مدلس ہیں، ان کے بارے میں حافظ ذہبی نے لکھا ہے: ”قلت: وهو يدلس وربما دلس عن ضعيف ولا يدري به“ میں نے کہا: اور وہ تدلیس کرتے تھے اور بسا اوقات ضعیف سے تدلیس کرتے اور اس کا پتا (بھی) نہیں چلتا تھا۔ (میزان الاعتدال: ۲/۲۲۴ ت ۳۵۱۷)

ایک دفعہ اعمش نے ”عن إبراهيم“ کے ساتھ ایک روایت بیان کی تو قاری ابوبکر بن عیاش نے پوچھا: کیا آپ نے یہ روایت ابراہیم سے سنی ہے؟ تو انھوں چپ سادلی۔ میں نے پھر اپنی بات دہرائی تو انھوں نے کہا: مجھے حماد (بن ابی سلیمان) نے اس سے یہ حدیث بیان کی ”وكان غير ثقة“ اور وہ (حماد) ثقہ نہیں تھا۔ (کتاب الضعفاء للعقيلي: ۱/۳۰۱ وسندہ حسن) نیز دیکھئے الفتح المبين فی تحقیق طبقات المدلسین (۲/۵۵) [حماد صدوق مدلس مختلط ہے، دیکھئے الفتح المبين: ۲/۴۵]

یہ روایت اعمش کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن سنن نسائی (۴۰۷۶ وسندہ صحیح) میں اس کا ایک صحیح شاہد ہے، جس کے ساتھ یہ روایت بھی صحیح ہے۔ (نیز دیکھئے المسند رک للحاکم: ۳/۳۵۴، ۳۵۵ ج ۸۰۶)

[۷] حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِنْ حَمِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ حِينَ تَوَفَّى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے) پہلے سال میرے اس مقام (یعنی منبر) پر کھڑے ہوئے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور آپ ﷺ فرمایا: ”تم سچائی لازم پکڑو، کیونکہ یہ نیکیوں میں سے ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں۔ جھوٹ سے بالکل بچو، کیونکہ یہ گناہوں میں سے ہے اور یہ دونوں (جہنم کی) آگ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو کیونکہ کسی بندے کو یقین (وایمان) کے بعد عافیت سے بہتر

مَعَ الْفُجُورِ وَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتْ عَبْدٌ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ. ثُمَّ قَالَ: وَلَا تَقْطَعُوا، وَلَا تَدَابِرُوا، وَلَا تَبَاغِضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

رحمی (ایک دوسرے سے بائیکاٹ) نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھيرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔“

تحقیق و تخریج: سندہ حسن نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۰

۲۔ أَحَادِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

[۸] حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، فَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ. ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَأَحَبُّ أَنْ يَذْهَبَ فَقَدْ أَذِنَا لَهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْكُثَ فَلْيَمْكُثْ. ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

ابو عبید (سعد بن عبید: مولیٰ ابن ازہر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر تھا تو انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے: عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن۔ عید الفطر کا دن تو تمہارے روزوں سے افطاری کا دن ہے اور عید الاضحیٰ کے دن اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کھاؤ۔ پھر میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر تھا اور اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا۔ پس انھوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی، پھر فرمایا: آج کے دن میں مسلمانوں کی دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں، لہذا گاؤں کے لوگوں میں سے جو یہاں ہے اور واپس جانا چاہتا ہے تو ہم اسے جانے کی اجازت دیتے ہیں اور جو شخص ٹھہرنا چاہتا ہے تو ٹھہر جائے۔ پھر میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر حاضر تھا تو انھوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کے گوشت میں سے تین دنوں